ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

دہشت گردی اور تشدد کے خلاف رسول اللہ ﷺ کا عملی جہاد: ایک تحقیقی مطالعہ

PRACTICAL FIGHT AGAINST TERRORISM & VIOLENCE OF THE MESSENGER OF ALLAH (PBUH): A RESEARCH STUDY

Dr. Muhammad Tahir Akbar,
Visiting Lecturer, IUB.
E-mail: 786tiens@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/my-orcid?orcid=0009-0008-2290-594X

Abstract:
Hazrat Muhammad(PBUH) established the Khilafat of Allah without any large army, bloodshed and killings. He made an educated and civilized nation of history, He ﷺ adopted many methods. In this study, an attempt has been made to explain 29 methods out of these many methods of practical jihad and fighting in simple words. He ﷺ also created a wide network of intelligence and undercover activities for the establishment of peace and from time to time many small units were sent under this system of espionage. It is the miracle Muhammad ﷺ that on the occasion of the conquest of Makkah, in one night without a fight, the entire city, which was his mortal enemy, became the one who sacrificed his life for him.
The establishment of the Divine Caliphate on 3 million square kilometers without bloodshed is the only characteristic of him, in which only 250 martyrdoms took place. However, during the same period, millions of people were killed in the few-day wars of Caesar and Kasra.

Keywords: Jihad, Fight, Struggle, Qital, Khilafat, 29 Methords, Intelligence, Miracle, Gorilla Tactics. Conquest of Makkah.

- **1۔ موضوع کا تعارف واہمیت:**

آج کے دور میں ہم سیرت طیبہ سے بہت سے اسباق حاصل کر سکتے ہیں۔ ہجرت کے بعد اسلامی مملکت کا قیام عمل میں آیا جس کے استحکام، وسعت اور امن کو قائم کرنے کے لئے آپ ﷺ نے خبر رسانی اور جاسوسی کا بھی وسیع نیٹ ورک بنایا اور وقتاً فوقتاً کثرت سے چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں جاسوسی کے اس نظام کے تحت بھیجی گئی۔ بہت سی مہمات ایسی ہوئیں جن میں رسول اللہ ﷺ کا مقصد جنگ نہیں تھا بلکہ مختلف قبائل سے دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا، مختلف قبائل سے مختلف نوعیت کے معاہدات کرنا اور ایک طرح سے خیر سگالی وفود تھے۔ اس کے علاوہ بہت سی گوریلا کاروائیاں بھی کی گئیں۔ زیر نظر مضمون میں دہشت گردی اور تشدد کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی عملی جدوجہد اور 29 قسم کے اقدامات کو جاننے کی کاوش کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں عہد رسالت مآب میں بغیر خونریزی کے تیس لاکھ مربع کلومیٹر میں اسلامی حکومت قائم ہوئی اور عام الوفود میں پورا عرب قبول اسلام کے لئے مدینہ کی جانب دوڑا چلا آیا۔

- **1.1۔ منہج تحقیق:**

رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ عملی جہاد و قتال بھی کیا اور غزوات و سریا میں ایسے طریقے اپنائے کہ بغیر خونریزی کے 30 لاکھ مربع کلومیٹر پر اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ زیر نظر آرٹیکل میں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں تاریخی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اور یہ جاننے کی کاوش کی گئی ہے کہ وہ کون سے عملی اقدامات تھے جس کے نتیجہ میں بغیر خون ریزی کے خلافت الہیہ کا قیام ممکن ہوا۔

- **2۔ دہشت گردی اور تشدد کے خلاف قتال کی ضرورت واہمیت:**

فی زمانہ؛ زمین میں فساد پھیلانے والوں کے خلاف عملی جہاد و قتال کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد جہاں اس وقت پوری معلوم دنیا میں قیام امن کے لئے آپ نے بین الاقوام معاہدات کئے، خیر سگالی وفود روانہ فرمائے، صلح حدیبیہ جیسے معاہدات کئے، خطوط تحریر فرمائے، وہاں دہشت گردی اور تشدد کے خلاف عملی جہاد و قتال بھی کیا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم تھا۔

"وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ-وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ، وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا۔[1]"

"اوراس بات کی کیا وجہ ہے کہ تم فی سبیل اللہ، قتال نہیں کرتے، ان لاچار مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے جو دعائیں کررہے ہیں کہ اے اللہ ! ہمیں اس بستی سے نکال دے کہ اس قصبہ کے لوگ بہت ظالم ہیں اور ہمارا کوئی مددگار بنا، اور ہمارا کوئی حمایت کرنے والا بنا۔"

"عَنْ مَعاذ بِن جَبَلَ قَالَ، كُنتُ مَعَ النَّبِیُّ ﷺ فِی سَفَرٍ، فاَصْبَحْتُ يَوماً قَرِيباً مِنهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ، يارَسُول الله! اَخبِرنِي بِعَمَلٍ يُدخِلنِي الجَنَّةُ وَيُباعِدُنِي عَنِ النّار، قَالَ اَلا اَخبِرُکَ بِراسِ الاَمْرِ كُلِّه، وَعَمودِهِ وَذِروَةِ سَنامِهِ؟ قُلتُ، بَلىٰ يَا رَسُول الله، قال، رَاسُ الاَمرِالاِسلامُ، وعَمُودُهُ الصّلاۃُ وَذِروَۃُ سَنامِهِ الجِهادُ۔[2]"

"حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میں نے موقع پر عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے کرکے میں جنتی بن جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کیا میں دین کی بنیاد، ستون اور اس کی چوٹی نہ بتادوں تو میں نے کہا کہ ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! دین کی بنیاد اسلام، ستون نماز اور چوٹی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔"

- **3۔دور نبوت ﷺ میں عملی جہاد و قتال کے 29 اقدامات:**

زیر نظر مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے عملی جہاد سے متعلق 29 مختلف اقدامات پر روشنی ڈالنے کی کاوش کی گئی ہے، جو درج ذیل ہیں۔

- **3.1۔خون بہائے بغیر فتح:**

اللہ کے رسول ﷺ کی تبلیغ اور اقدامات کا سب سے زیادہ فائدہ عرب قوم نے اٹھایا۔ آپ ﷺ کی تبلیغ اور اقدامات کے باعث عرب کے بدو جو اس قدر وحشی اور جاہل تھے کہ اس وقت کی تہذیب یافتہ مملکتیں ان پر حکمرانی کے لئے بھی تیار نہ تھیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور اقدامات کی بدولت ایسی قوم دنیا کی اعلیٰ اقدار کی حامل قوم بن گئی۔ آپ ﷺ نے ایسے اقدامات فرمائے کہ فتح مکہ کے بعد پورے عرب کے لوگ خود بخود مدینہ کی طرف چلے آئے اور بغیر جنگ و جدل اور لڑائی جھگڑے کے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوئے۔ تاریخ میں 9 ہجری کو ان ہی واقعات کی بنا پر عام الوفود سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ سال جب سارے عرب کے لوگ بغیر کسی خونریزی اور جنگ و جدل کے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے لیے مدینہ کی جانب دوڑے چلے آئے۔ عام الوفود کے حوالہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلے ہی سورہ النصر میں پیش گوئی فرمادی تھی، جو قرآن کریم کی 110 ویں سورت ہے کہ کس طرح لوگ دین اسلام قبول کریں گے۔

سیرت طیبہ ﷺ سے علم ہوتا ہے کہ دنیا کے تین براعظموں میں نہایت تیزی سے اسلام کی اشاعت کی بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ کے تعلیمی و تبلیغی اقدامات تھے۔ آپ ﷺ نے مکہ میں دار ارقم اور مدینہ میں صفہ کے تعلیمی اداروں میں دنیا بھر سے تشریف لانے والے صحابہ کرام کو خود تعلیم و تربیت سے نوازا۔ اس کے علاوہ صحابہ کو دین کی تبلیغ کے فرائض سرانجام دینے کا بھی حکم فرمایا۔ آغاز اسلام سے حبشہ، یمن اور دنیا کے بہت سے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا کام شروع ہوگیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مملکت اسلامیہ میں ہر مقام پر تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع کیا، جس کے نتیجہ میں بہت جلد اسلام کی دعوت ہر جگہ پھیل گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم و تعلم کے حوالہ سے مدینہ سے بہت دور، یمن میں جو اقدامات فرمائے، وہ انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ دوسری بڑی وجہ قرآن کی تاثیر تھی۔ عرب کے بدو اور دیہاتی لوگ چونکہ اہل زبان تھے اور انہیں اپنی زبان دانی پر بے حد فخر تھا، ایسی صورت حال میں ان کی اپنی عربی زبان میں ایسا بلیغ کلام نازل ہوا جس کی تاثیر سے ان کے قلوب منور ہوتے چلے گئے اور خونریزی کے بغیر فتح ممکن ہوئی اور عام الوفود میں پورا عرب مدینہ طیبہ کی جانب دوڑا چلا آیا۔

قاضی سلیمان منصور پوری نے تمام غزوات و سرایا کے اعداد و شمار کو پیش کرتے ہوئے اپنی تحقیق میں بیان کیا کہ 27 غزوات اور 47 سرایا جو زیادہ معروف ہیں میں کل دو سو پچپن (255) صحابہ کرام شہید ہوئے اور سات سو انسٹھ (759) کفار قتل ہوئے۔ ان تمام غزوات و سرایا میں جنگی قیدیوں کی کل تعداد چھ ہزار پانچ سو چونسٹھ (6564) تھی اور عرب کے دستور کے مطابق انہیں یا تو قتل کیا جانا چاہیئے تھا یا ان سب کو غلام و کنیز (لونڈی) بنایا جانا چاہیئے تھا لیکن رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ان میں سے (6347) قیدیوں کو رہا فرمادیا جبکہ ان میں سے 215 نے اسلام قبول کیا۔[3]

رسول اللہ ﷺ نے خونریزی کے بغیر جو فتوحات حاصل کیں انہیں عصر حاضر میں بھی اپنانے کی ضرورت ہے۔ آج دنیا کے تھنک ٹینکس اس بارے میں سوچ و چار میں مصروف ہیں کہ ایسے کون سے قوانین اور تعلیمات رائج کی جائیں کہ جنگ کی وجوہات ہی ختم ہو جائیں۔

فتح مکہ جسے فتح عظیم کہا جاتا ہے؛ رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملیوں، انٹیلی جنس کی کارکردگی، غیر معروف راستوں سے اچانک مکہ پہنچ جانا، مکہ کے قریب وادی میں فوج کو اس طرح ترتیب دینا اور رات کے وقت اس طرح آگ جلانا کہ فوج کئی گنا نظر آئے، جس سے دشمن میں رعب طاری کردینا، خونی دشمنوں کو باوجود فتح یاب ہونے کے انتہائی مہربانی کرتے ہوئے معاف فرمادینا اور دیگر حکمت عملیوں کے سبب، بغیر خون ریزی کے ممکن ہوا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

خون ریزی کے بغیر اتنی عظیم فتح حاصل ہونے کے بعد آپ کی فراست، دور اندیشی اور جان کے دشمنوں کو معاف کر دینے کے عمل نے دشمنوں کو آپ کا گرویدہ بنالیا۔ آپ کے اقدامات کے نتیجہ میں چند گھنٹوں میں ہی مکہ کے لوگوں نے اپنی مرضی اور منشاء سے اسلام قبول کر لیا، جانی دشمن آپ ﷺ کے گرویدہ بن گئے اور یہ فتح عظیم اتنی بڑی تھی کہ پورا عرب خود بخود مدینہ کی جانب دوڑا چلا آیا اور محض دو سال میں ہی عرب، یمن، فلسطین، عراق، حبشہ اور دیگر بہت سے علاقوں میں ایک منظم و مستحکم ریاست قائم ہو چکی تھی۔

- **3.2۔ سراغ رسانی کے محکمہ کی کاروائیاں:**

ہجرت مدینہ کے فوری بعد رسول اللہ ﷺ نے انٹیلی جنس کا ایک مضبوط نظام قائم کیا اور پانچ سے بارہ صحابہ کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں خبر رسانی اور جاسوسی کے لئے تسلسل سے قرب وجوار اور نسبتاً دور کے علاقوں میں بھی بھیجتے رہے۔ مورخین؛ رسول اللہ ﷺ کے انٹیلی جنس کے اس مربوط نظام کو سرایا کے نام سے جانتے ہیں جو اطلاعات پہنچانے اور وصول کرنے نیز جاسوسی یا کسی موقع پر گوریلا کاروائیوں کے اقدامات تھے، جس کے نتیجہ میں ریاست مدینہ میں قیام امن میں بے حد مدد ملی۔ اس حوالہ سے مولانا شبلی نے عہد رسالت مآب کے محکمہ تفتیش کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے اور یہ تجزیہ پیش کیا ہے کہ چند افراد پر مشتمل یہ ٹولیاں لڑائی کے لئے ہر گز نہیں بھیجی جاسکتی تھیں، اس لیے سرایا کے بیشتر واقعات دراصل انٹیلی جنس اور جاسوسی و تفتیش کی مہمات ہیں اور یہ جنگی کاروائیاں نہیں تھیں۔[4]

- **3.3۔ دو بہادروں کے مابین خونی لڑائی، مبارزت (*Duel*):**

زمانہ جاہلیت میں جاہلی علاقوں میں مکالمہ، مباحثہ، مناظرہ اور زبانی دلائل کا رواج نہیں تھا۔ اپنی بات کو سچ ثابت کرنے یا صرف اپنی ہی بات کو منوانے کے لئے طاقت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ اپنے سچ یا جھوٹ کو درست ثابت کرنے کے لئے طاقت کا استعمال ضروری تھا۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں بھی ایسے طریقے رائج تھے۔ عربوں میں عام لڑائی سے قبل ایسے انفرادی مقابلے ہوتے تھے۔ جیسا کہ بدر کی لڑائی میں عتبہ، شیبہ اور ولید نکلے اور دو بدو مقابلے ہوئے۔ ان انفرادی مقابلوں میں حضرت حمزہ اور حضرت علی شیر خدا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو رسول اللہ ﷺ کے چچا اور چچازاد بھائی تھے جیت گئے۔

3.4۔ دو بدو لڑائیاں اور قتال:

آمنے سامنے کی لڑائیوں کا رواج بیسویں صدی تک قائم رہا جب دو افواج آمنے سامنے آتیں اور روایتی جنگ ہوتی۔ البتہ میزائل اور ڈرون ٹیکنالوجی کے بعد آمنے سامنے کی لڑائیوں کا رواج ختم ہوا۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں بہت سی آمنے سانے کی لڑائیاں بھی ہوئیں، غزوہ بدر، احد، حنین، خیبر وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔ یہ لڑائیاں انتہائی محدود پیمانے پر ہوئیں۔ تمام غزوات و سرایا کی مجموعی شہادتیں صرف 255 ہیں، جن میں تبلیغ کے لئے جانے والے صحابہ کرام بھی شامل ہیں جنہیں دھوکہ سے شہید کیا گیا۔

- **3.5۔ پیش بندی کا اقدام:**

دفاع کی ایک شکل پیش بندی کا اقدام بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے موقعوں پر حالات کا اندازہ کر کے مناسب پیش بندی کی اور دفاع کیا۔ ہجرت کے بعد ہونے والا غزوہ بدر بھی دراصل پیش بندی کا ہی ایک قدم تھا کیونکہ اس وقت مکہ والے مدینہ پر ایک بھرپور حملہ کے لئے فنڈ اکھٹا کر رہے تھے اور اسی مقصد کے تحت ابوسفیان کی سرپرستی میں تجارتی قافلہ شام کی جانب بھیجا گیا تھا جس کا مقصد منافع کمانا اور پھر اس منافع کو مسلمانوں کے خلاف جنگوں میں استعمال کرنے کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیش بندی کے طور پر قریش کو سنبھلنے اور بہت سا فنڈ اکھٹا کرنے کا موقع نہ دیا اور اس تجارتی قافلے کے خلاف ایکشن لینے کے اقدامات کو قریش مکہ تک پہنچا دیا جس کے نتیجہ میں اس قافلے کو بچانے کے لئے قریش مکہ جلد بازی میں مدینہ کی جانب آئے اور غزوہ بدر ہوا۔

غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضؓ کی قیادت میں وہاں کے ایک سردار اکیدر کی گرفتاری کے لئے ایک سریہ روانہ کیا جسے گرفتار کر کے پیش کر دیا گیا۔ یہ بھی پیش بندی کا ایک قدم تھا۔ دراصل وہ سلطنت روم سے مل کر اسلامی ریاست کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ اسی لئے اسے گرفتار کرایا گیا لیکن معافی مانگنے پر کھلے دل سے معاف کر دیا گیا۔ سیرت طیبہ ﷺ کے جائزے سے علم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے پیش بندی کے بہت سے اقدامات فرمائے۔

- **3.6۔ معاقبانہ اقدام:**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

جب کسی حکومت سے معاہدہ کرنے والا اپنے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے؛ ریاست کے خلاف منافقانہ سازشیں کرنے میں مصروف ہو جائیں اور دوسری جانب اپنی دوستی اور معاہدے کو بھی قائم رکھیں تو معاقبانہ اقدام کرنا پڑتے ہیں۔ کیونکہ دشمن بظاہر دوست بنا ہوتا ہے لیکن ایسی سازشیں کرتا ہے کہ ریاست تباہ ہو جاتا ہے۔ عہد رسالت میں مدینہ کے یہودیوں نے بھی ایسی سازشیں کیں اور مملکت کو نقصان پہنچایا جس کے نتیجہ میں بنی قریظہ کے خلاف قدم اٹھانا؛ معاقبانہ اقدام کی ایک مثال ہے۔

- **3.7۔ جھوٹے پروپیگنڈہ کا مقابلہ اور پولیٹیکل وار فیئر:**

اعلان نبوت سے ہی مسلمانوں کے لئے ایک بڑا مسئلہ جھوٹے پروپیگنڈہ کا مقابلہ کرنا تھا۔ آپ ﷺ کو جادو گر اور شاعر کہا گیا لیکن رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے نہایت پامردی سے جھوٹے پروپیگنڈہ کا مقابلہ کیا۔ یہ پولیٹیکل وار فیئر نبوت کے ابتدائی دور سے شروع ہو کر خلافت راشدہ کے آخر تک جاری رہی۔ مکی دور میں قریش مکہ کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کیا گیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد منافقین اور یہودیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کا مقابلہ کیا گیا۔ اس ضمن میں قرآن کریم کے معجزانہ اثرات سامنے آئے کہ تلاوت قرآن سے دشمنوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ بے اثر ہو گیا۔ قرآن کا مقابلہ عرب کا کوئی اہل زبان و بیان نہ کر سکا۔ قرآن شاعری تو نہیں ہے لیکن بڑے بڑے شاعروں کا کلام اس کے مقابلہ میں بے اثر رہا۔ سیرت طیبہ ﷺ کی کتب میں ایسے سینکڑوں واقعات موجود ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کا پولیٹیکل وار فیئر کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

- **3.8۔ جنگی فنون و ٹیکنالوجی سے استفادہ:**

قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے دشمن سے جہاد کے لئے پوری طرح تیار رہنے کا حکم موجود ہے!

"وَ اَعِدُّوْا لَہُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْہِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِہِمْ ۚ-لَا تَعْلَمُوْنَہُمْ ۚ-اَللّٰہُ یَعْلَمُہُمْ ؕ-وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔[5]"

"اور تم (مسلمانو) اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلے کی تیاری رکھو اور گھوڑوں کو بھی تیار رکھو تا کہ تم اللہ کے دشمنوں پر رعب ڈال سکو اور ان کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے۔ اللہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ جو کچھ تم فی سبیل اللہ خرچ کرو گے، اس کا تمہیں پورا اجر دیا جائے گا اور تمہارا حق نہیں مارا جائے گا۔"

- **3.9۔ ریسرچ اور سائنس و ٹیکنالوجی:**

رسول اللہ ﷺ نے جہاد و قتال میں ہمیشہ ریسرچ اور سائنس و ٹیکنالوجی سے مدد لی۔ بہت سی ایسی مثالیں ہیں جس کی وجہ سے عربوں کو حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ غزوہ بدر میں آپ نے ایسے بہت سے اقدامات فرمائے جن سے آپ کی مہارت اور علوم و فنون میں دلچسپی کا علم ہوتا ہے، جیسے میدان کا انتخاب، سورج کا رخ وغیرہ۔ غزوہ احزاب میں خندق کھود کر آپ ﷺ نے اُس زمانہ کی جدید ٹیکنالوجی سے کام لیا اور بذات خود بھی خندق کھودنے میں حصہ لیا اور مدینہ کے اطراف میں ایسی خندق کھودی گئی کہ عرب سے آنے والے احزاب حیران رہ گئے۔ ان کے لئے خندق ایک نئی چیز تھی۔

ریسرچ اور سائنس و ٹیکنالوجی سے مدد حاصل کرنے کے حوالہ سے آپ ﷺ نے غیر مسلمین کے تجربے اور علم سے بھی استفادہ کیا۔ مثال کے طور پر ہجرت کے وقت ایک غیر مسلم کو راہ کھانے والا بنایا گیا۔ حضرت زید بن ثابت رضؓ کو یہودیوں کے مدرسے بھیجا گیا۔ منجنیق چلانے میں مہارت حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام کو یمن بھیجا گیا۔ آپ ﷺ نے جنگ میں دبابہ کا بھی استعمال کیا۔ دبابہ کو آج کے لحاظ سے پرکھا جائے تو وہ عہد حاضر کی بکتر بند گاڑی سے مشابہہ تھی جسے تیروں سے محفوظ رہنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، یہ مضبوط لکڑی اور لوہے سے بنائی جاتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے جہاد و قتال میں جس طرح ریسرچ اور سائنس و ٹیکنالوجی سے مدد حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔[6]

- **3.10۔ سیاسی و نفسیاتی جنگ:**

تاریخ اسلام کے گہرے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بہترین ماہر نفسیات اور پولیٹکل و سائیکالوجیکل وار فیئر کے نہایت ماہر تھے۔ سیاسی و نفسیاتی جنگ میں آپ ﷺ کی یہ مہارت وحی الہی کی وجہ سے تھی۔ جہاد و قتال کے لئے آپ ﷺ نے ایسے نفسیاتی حربوں کا استعمال کیا کہ بغیر خونریزی کے آپ نے تیس لاکھ مربع کلو میٹر رقبہ پر امن و امان قائم کیا۔ فتح مکہ؛ وہ فتح عظیم تھی، جس کی وجہ سے بغیر جنگ و جدل کے پورا عرب آپ ﷺ کے زیر نگیں آیا؛ اس فتح میں آپ نے بہت سے ایسے نفسیاتی حربوں کا استعمال کیا جن کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کے بغیر فتح نصیب ہوئی۔ ان نفسیاتی حربوں میں ایک بڑی فوج کا مدینہ سے نکلنا اور خود فوج کے سالاروں اور سپاہیوں کا منزل سے لاعلم ہونا ہے۔ یہ ایک بہترین حکمت عملی تھی کہ خود فوج بھی لاعلم تھی کہ ہماری منزل کیا ہے۔ اسلامی فوج ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد اچانک مکہ کے اطراف میں نظر آئی۔ طائف کے قلعہ کے محاصرے کے موقع پر آپ کا یہ اعلان کرنا کہ مخالف علاقے کا جو غلام قلعہ سے اتر کر مسلمانوں سے آملے گا، اسے آزاد کر دیا جائے گا اور آزادانہ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

زندگی گزارنے کے لئے اس کی مدد بھی کی جائے گی؛آپ کا اعلان ایک بہترین حکمت عملی تھی۔ جس کے نتیجہ میں 30 غلام قلعہ سے اتر کر مسلمانوں سے آملے۔[7] ذیل میں رسول اللہ ﷺ کی سیاسی و نفسیاتی جنگ میں چند مہارتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

- مختلف غزوات و سرایا کے نتیجہ میں قید ہونے والے قیدیوں سے نہایت اچھا سلوک کیا گیا، خود بھوکے رہ کر بھی انہیں پیٹ بھر کر کھانا مہیا کیا گیا۔ ایسے اقدامات کے باعث اسلام کی اشاعت کی راہ ہموار ہوئی۔
- ہجرت مدینہ کے فوری بعد مدینہ اور گردونواح کی آبادی کے مابین معاہدہ کرنا میثاق مدینہ کہلاتا ہے۔ اس معاہدے میں تمام قبائل، مسلمان اور یہودی بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ کے اس اقدام کے باعث دشمن کو سخت نقصان پہنچا۔
- قریش مکہ کی آزادانہ تجارت کے خلاف اقدامات کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کی دور اندیشی اور مہارت کی ایک عمدہ مثال ہے۔
- مسلمانوں کا خندق کھود کر پورے عرب کو حیران کر دینا بھی آپ ﷺ کی نفسیاتی مہارتوں کا ثبوت ہے۔
- غزوہ خندق (احزاب) کے موقع پر ایک نو مسلم حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جنگی چال چلنا اور دشمن کے اتحاد کو پارہ پارہ کرا دینا بھی آپ ﷺ کی نفسیاتی جنگ اور جنگی حربوں و چالوں میں مہارت کی بہترین مثال ہے۔
- صلح حدیبیہ میں دب کر صلح کر لینا؛ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی وجہ سے قریش سے جنگ بندی ہو گئی اور مسلمانوں کو اس صلح کے نتیجہ میں پوری دنیا میں تبلیغ اسلام کے بھرپور مواقع میسر آئے اور حقیقتاً وہ ایک فتح مبین ثابت ہوئی۔
- فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے رات کے اوقات میں دس ہزار مجاہدین کو وادی میں ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر رہنے اور آگ جلانے کا مشورہ دیا جس سے فوج بہت زیادہ بڑی تعداد میں محسوس ہوئی اور کفار پر خوب رعب و دبدبہ قائم ہوا۔
- اس موقع پر دشمن فوج کے سپہ سالار "ابوسفیان" کے گھر کو دارالامان قرار دینا، گھر کے دروازے بند کرنے والوں کو امان دینا اور بغیر خون ریزی کے فتح ہونے کے بعد دشمنوں کے لئے عام معافی کا اعلان کرنا اور اس طرح کے دیگر اقدامات کئے گئے کہ راتوں رات دشمن دوست بن گئے اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق اور بہترین اقدامات کے نتیجہ میں پورے مکہ نے اسلام قبول کر لیا۔
- آپ ﷺ نے طائف کا محاصرہ ختم کر کے ہوازن و ثقیف کے قبائل کے قبولِ اسلام کی راہ ہموار کی۔
- قیصر و کسریٰ پر اسلامی ریاست کا رعب و دبدبہ قائم رکھنے کے لئے انتہائی مشکل حالات میں غزوہ تبوک کا قصد کرنا بھی آپ ﷺ کا سیاسی و نفسیاتی مہارتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
- الغرض ایسی بہت سی مثالیں ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کی کی جنگی مہارتوں کا علم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے تابع اعلیٰ اخلاق، خدمت خلق اور جنگی مہارتوں کے باعث تیس لاکھ مربع کلومیٹر کے علاقہ میں امن و امان اور خلافت الٰہیہ قائم کی۔ اس سے قبل یہ ایسا علاقہ تھا جہاں آزاد خانہ بدوش قبائل موجود تھے اور قیصر و کسریٰ کی عمل داری نہ تھی۔

- **3.11۔ تجارتی و اقتصادی ناکہ بندی:**

مملکت مدینہ کی جانب سے سریہ حمزہ؛ دشمن کی تجارتی و اقتصادی ناکہ بندی کے حوالہ سے پہلا قدم تھا۔ اس کے علاوہ رئیس نجد ثمامہ بن اثال رضؓ کے قبول اسلام کے بعد سامنے آئی جب انہوں نے دشمن کی اس طرح سے تجارتی و اقتصادی ناکہ بندی کی کہ قریش مکہ اس ناکہ بندی کو ختم کرانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کرنا پڑی کیونکہ غزوہ احزاب کے بعد مسلسل جنگی اخراجات کے باعث؛ قریش مالی مشکلات کا شکار تھے اور اس صورت حال میں ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کی ناکہ بندی کے باعث قریش تین اطراف سے ناکہ بندی کے حصار میں آ گئے اور انہیں غلہ بھی نہ پہنچ پا رہا تھا۔ اس موقع پر ان کا رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرنا بھی مسلمانوں کی ایک بڑی فتح تھی کہ دشمن پر رعب و دبدبہ قائم ہوا۔ مورخین کے مطابق یہ مکہ والوں کی شکست کا پہلا اعتراف تھا۔[8]

- **3.12۔ جاسوسی و دشمن جاسوسوں کی روک تھام:**

رسول اللہ ﷺ کا نظام جاسوسی نہایت مضبوط تھا۔ جس کی وجہ سے آپ بہترین منصوبہ بندی کرتے تھے۔ تاریخی روایات سے علم ہوتا ہے کہ قریش مکہ کی خبر رکھنے کے آپ کے بہت سے ذرائع تھے، جن میں سب سے اہم اور قابل اعتماد ذریعہ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تھا جو مسلمانوں کے جاسوس کے طور پر مکہ میں موجود تھے اور

انہوں نے اپنے ایمان کو بھی خفیہ ہی رکھا ہوا تھا۔اوطاس میں حضرت انس بن مرثد غنوی رضی اللہ عنہ اور بنو ہوازن میں حضرت عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی اسلامی ریاست کے لئے جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

انصار صحابہ بھی مکہ آمد و رفت کے دوران معلومات حاصل کرنے کے مختلف ذرائع اختیار کرتے۔غزوہ بدر کے موقع پر حضرت بسبس رضی اللہ عنہ سے معلومات حاصل کرنا ایک معروف واقعہ ہے۔آپ ﷺ نے حمراء الاسد میں حضرت معبد سے، ذی طویٰ میں حضرت اوس بن خولی سے معلومات حاصل کیں۔ عمرۃ القضاء کے موقع پر آپ ﷺ نے ظہران کے مقام پر حضرت بشر بن سعد سے جبکہ خیبر کے موقع پر حضرت حسیل بن نویرہ رضی اللہ عنہ سے معلومات حاصل کیں۔

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ اپنے حلیف قبائل سے بھی مسلسل رابطے میں رہتے دشمن کی نقل و حرکت اور معلومات سے باخبر رہتے۔آپ ﷺ صرف ایک ہی ذریعہ سے معلومات حاصل نہ کرتے تھے بلکہ مختلف سورس سے معلومات حاصل کرتے اور اس کی تصدیق کرتے۔مثال کے طور پر غزوہ احد کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تصدیق کے لئے آپ نے حضرت انس و مونس دونوں بھائیوں کو بھیجا جنہوں نے دشمن کے نواح میں پہنچ کر حضرت عباس کی معلومات کی تصدیق کی۔غزوہ خیبر کے موقع پر بھی آپ نے مختلف ذرائع سے معلومات کی تصدیق کی۔اس کے علاوہ احزاب کے موقع پر حضرت خذیفہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی مثالی کردار ادا کیا۔[9]

- **3.13۔بہت سے مختلف طریقوں سے معلومات کا حصول:**

رسول اللہ ﷺ مختلف ذرائع سے دشمن کے بارے میں معلومات کی تصدیق فرماتے تھے۔جس کا کچھ تذکرہ سابق صفحات میں موجود ہے۔اس ضمن میں آپ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار فرماتے تھے۔

- اسلامی ریاست کے جاسوسوں کے ذریعہ معلومات کا حصول ہوتا۔
- دشمن کے گرد و نواح میں رہنے والے لوگوں کی شخصی اطلاعات کے ذریعہ معلومات کا حصول ممکن ہوتا۔
- دشمن قیدیوں سے بھی بہترین سلوک کیا جاتا، جس کے نتیجہ میں وہ بھی بہت سی معلومات کے حصول کا ذریعہ بن جاتے۔
- معلومات کے حصول کے لئے آپ مختلف مہمات جنہیں سرایا کہا جاتا ہے بھی روانہ فرمایا کرتے۔
- دشمن فوج کے افراد کو اغواء کر کے بھی معلومات حاصل کی جاتی تھیں۔

- **3.14۔گوریلا کاروائیاں:**

ہجرت مدینہ سے قبل جہاد و قتال کی ہر گز اجازت نہیں تھی۔2 ہجری میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو قتال کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن آپ ﷺ کی خواہش ہوتی تھی کہ تبلیغ اور گفت و شنید سے ہی مسائل کا حل کیا جائے اور جنگ کی نوبت نہ آئے یا کم سے کم نقصان ہو اور زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ایسا صرف گوریلا کاروائیاں کے ذریعہ ہی ممکن ہوتا ہے کہ کم وسائل اور بغیر نقصان اٹھائے، دشمن کی تنصیبات، ہتھیاروں اور پروپیگنڈہ ہتھیاروں کو تباہ کیا جائے۔ سیرت طیبہ میں خیبر کے یہودیوں اور قریش مکہ کے خلاف بہت سی گوریلا کاروائیوں کے بارے میں علم ہوتا ہے۔

عہد رسالت مآب میں پروپیگنڈہ کا سب سے بڑا ذریعہ عرب شاعری تھی۔اس ضمن میں آپ نے ایسی گوریلا کاروائیوں بھی کرائیں جن میں گستاخ شاعروں کے خلاف گوریلا کاروائیاں کی گئیں جیسے سریہ حضرت عمرو بن عدی رضی اللہ عنہ میں دشمن کے پروپیگنڈہ ہتھیار جو ایک کافر شاعرہ عصماء بنت مروان تھی کے خلاف کاروائی تھی۔اس کے علاوہ ایک گوریلا کاروائی میں ابو عفک جو ایک گستاخ یہودی شاعر تھا کے خلاف کی گئی۔حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا کعب بن اشرف یہودی شاعر اور سردار کا قتل تو تاریخ کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ سریہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ میں بھی ایک یہودی سردار اور شاعر ابو رافع بن سلام کے خلاف گوریلا کاروائی کی گئی۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضؓ کی قریش مکہ اور دیگر گوریلا کاروائیاں بھی تاریخ اسلامی کے معروف واقعات میں سے ہیں۔

- **3.15۔عسکری رازوں کی حفاظت:**

عصر حاضر میں عسکری رازوں کی حفاظت کے لئے بہت سے طریقے اپنائے جاتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے بھی عسکری رازوں کی حفاظت کے لئے بہت سے طریقے اپنائے ۔ایک مثال حضرت عبداللہ بن جحش رضؓ کو دیئے جانے والا وہ خط بھی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہدایت کی کہ اس خط کو دو دن بعد کھولیں۔

- **3.16۔فوج کے تحرک کو پوشیدہ رکھنا:**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

فوج کے تحرک کو پوشیدہ رکھنا بھی ایک نہایت اہم اقدام ہوتا ہے۔ آپ ﷺ بھی فوج کے تحریک کو نہایت پوشیدہ رکھتے تھے۔ سابقہ صفحات میں فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار فوج کا غیر موقع طور پر مکہ کے نواح میں پہنچ جانا اس کی مثال ہے، اس کے علاوہ غزوہ خیبر اور دومۃ الجندل میں اچانک پہنچنا اور بڑی فوج کے تحرک کو پوشیدہ رکھنا اس کی اہم مثالیں ہیں۔

- **3.17۔ میدان جنگ کا چناؤ اور صف بندی:**

عربوں میں جنگ کے لئے میدان کے چناؤ اور صف بندی کی کوئی مثال نہیں تھی۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے جنگوں کے لئے صف بندی کو اختیار کیا اور فوج کو میمنہ، میسرہ اور سابقہ میں تقسیم کرنے کی روایت کو اپنایا۔ بدر میں آپ نے دشمن کے پہنچنے سے پہلے ہی میدان جنگ کا انتخاب کیا۔ دیگر غزوات میں بھی آپ نے اپنی مرضی کے میدان کا چناؤ کیا۔

- **3.18۔ اچانک پن:**

ایک بڑی فوج کی نقل و حرکت کو پوشیدہ رکھنا اور اچانک دشمن کے سر پر پہنچ جانا؛ رسول اللہ ﷺ کی بہترین جنگی حکمت عملی تھی۔ جس کا کچھ تذکرہ سابقہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ غزوہ خیبر میں بھی رسول اللہ ﷺ اتنا اچانک اور تیزی سے پہنچے کہ دشمن کو اسلامی لشکر کے پہنچ جانے کا یقین ہی نہ آیا، وہ اس قدر زیادہ پریشان ہوئے کہ ان میں بھگدڑ مچ گئی، کچھ ایسی ہی صورت حال دومۃ الجندل میں پیش آئی جب اسلامی فوج اس طرح اچانک پہنچی کہ دشمن مقابلہ کی بجائے فرار ہو گیا اور پورے شہر اور گردونواح میں کوئی ایک انسان بھی موجود نہ تھا۔ یوں مسلمانوں نے پورے شہر پر انتہائی آسانی سے قبضہ کیا اور پورے شہر کا سامان، کھلی دکانیں اور ساز و سامان مسلمانوں کو مال غنیمت کے طور پر ملا۔

جب دہشت گردوں نے رجیع کے مقام پر مسلمانوں کا قتل عام کیا تو اسلامی دستہ نے بنو لحیان پر اس اچانک اور تیزی سے حملہ کیا کہ دشمن سنبھل نہ سکا اور مسلمانوں نے دشمن کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا۔

- **3.19۔ خواتین کی قتال میں شرکت:**

عہد رسالت مآب ﷺ میں خواتین غزوات و سرایا میں شریک ہوتیں۔ وہ زخمیوں کا علاج کرتیں، پانی پلاتیں اور انہیں مال غنیمت سے انعام بھی دیا جاتا۔

- **حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ام سلیمؓ اور حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ:**

مسلمان خواتین قتال کے دوران زخمیوں کا علاج اور مجاہدین کی مدد کرتیں۔

"عَنْ اَنسؓ بِنْ مالِکؓ قالَ، رَاَیْتُ عَائشَۃؓ بِنتَ اَبی بَکَر وَ اُمّ سَلیمؓ وَاِنَّهُما لَمُشَمّرَتَانِ اَرَی خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنقِزانِ الْقِربَ عَلَی مُتُونِهِمَا تُفرِغَانَهِ فِی اَفوَاهِ الْقومِ، ثمَّ تَرْجِعانِ فَتَمْلَأَنِهَا، ثُمَّ تَجِیئانِ فَتُرِغَانِهِ فی اَفواهِ الْقَوْمِ۔[10]"

"حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں، میں نے (غزوہ احد کے دن) حضرت ابو بکر کی صاحبزادی حضرت عائشہ اور (اپنی والدہ) ام سلیمؓ کو دیکھا کہ وہ دونوں بڑی تیزی سے جدوجہد کر رہی تھیں اور انہیں اپنا ہوش نہیں تھا کہ ان کی پنڈلیوں کے پازیب دیکھے۔ وہ اپنی کمر پر پانی کے مشک لا کر مجاہدین (اور زخمیوں) کو پلاتیں، پھر واپس جاتیں اور دوبارہ مشک بھر کر لاتیں اور پھر یہی کام کرتیں اور مجاہدین کی پیاس بجھاتیں۔"

غزوہ خندق کا معروف واقعہ ہے کہ ایک یہودی قلعہ کی چھت پر چڑھ گیا کہ مسلمان خواتین اور بچوں کو نقصان پہنچائے۔ ایسے میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے اس یہودی کا قتل کر کے اس کا سر قلعہ سے باہر پھینک دیا۔ جس سے یہودیوں میں خوف وہراس پھیل گیا اور وہ حملہ سے باز رہے۔

- **سیدہ ام سلیط انصاریہؓ، حضرت ام حارثؓ انصاریہ و حضرت ام ورقہؓ:**

"حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلیط انصاریہ نے بھی رسول اللہ سے جہاد پر بیعت کی اور انہوں نے غزوہ احد کے موقع پر مشکیزے سینے کی خدمت کی۔[11]"

"غزوہ حنین میں حضرت ام حارث انصاریہ رض نے کئی دشمنوں کو قتل کیا اور نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ اس روز وہ ان باہمت مجاہدین میں شامل تھیں جو منتشر نہیں ہوئے اور مسلسل لڑتے رہے۔[12]"

"حضرت ام ورقہؓ کو صحابیات میں بہت سے امتیازات حاصل ہیں۔ آپ حافظ قرآن تھیں اور شاید واحد صحابی تھیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک مسجد کا امام وخطیب مقرر کیا۔ یہ شرف کسی اور صحابیہ کو نہیں ملا۔ آپ نے بدر میں بھی حصہ لیا اور مجاہدین کی مدد کی، زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ "13

- **حضرت ربیع بنت معوذؓ، حضرت ام عمارہؓ، حضرت رفیدہؓ (قبیلہ اسلم):**

صحابیات کا جنگوں میں شریک ہونا احادیث سے ثابت ہے!

"عَن رُبَيعَ بِنتِ مُعَوذِ بِن عَفرَاءَ، قَالَت: كُنَّا نَغزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَسقِي القَومَ وَنَخدُمُهُم وَنَرُدُّ القَتلَى وَالجَرحَى إِلَى المَدِينَةِ۔14"

"ہم نبی کے ہمراہ جہاد پر جاتی تھیں اور ہماری خدمات یہ ہوتی تھیں کہ مجاہدین کو پانی پلاتیں۔ ان کی خدمت کرتیں اور جنگ میں کام آنے والوں اور زخمی ہونے والوں کو مدینہ لوٹاتیں۔"

"حضرت ام سعدؓ نے ام عمارہ رض کے کندھے پر نہایت گہرے زخم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ احد کے دن ابن قیمہ سے دو بدو جنگ میں یہ گہرا زخم آیا تھا۔ انہوں نے خیبر، حنین اور یمامہ کی جنگ میں بھی قتال کیا تھا۔ یمامہ میں قتال کرتے ان کا ایک ہاتھ شہید ہوا اور 12 مزید زخم آئے۔ 15"

"حضرت رفیدہ رض جن کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا کے بارے میں مورخین نے لکھا ہے کہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور انہوں نے مسلمانوں کے زخمیوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مسجد نبوی ﷺ میں ان کا خیمہ تھا۔ حضرت سعد بن معاذ جنگ خندق میں زخمی ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کو رفیدہؓ ہی کے خیمہ میں منتقل کر دیا تھا تاکہ آپ بآسانی ان کی عیادت کر سکیں۔"

- **حضرت ام عطیہ، حضرت ام ایمن اور حضرت حمنہ بنت جحش:**

"حضرت ام عطیہؓ اپنے متعلق فرماتی ہیں! میں نبی ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی تو میں لوگوں کے لئے کھانا بناتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی۔"

"حضرت ام ایمن اور حمنہ بنت جحشؓ نے بھی دوران جنگ خدمات سرانجام دیں۔ 16"

- **3.20۔ دشمن کے پروپیگنڈہ کا مقابلہ:**

عہد رسالت مآب ﷺ میں ابلاغ اور پروپیگنڈہ کا سب سے بڑا ذریعہ شاعری تھی۔ دشمن کے پروپیگنڈہ کے خلاف کاروائیاں کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ایسی گوریلا کاروائیوں بھی کرائیں جن میں گستاخ شاعروں کے خلاف گوریلا کاروائیاں کی گئیں جیسے سریہ حضرت عمرو بن عدی رضی اللہ عنہ میں دشمن کے پروپیگنڈہ ہتھیار جو ایک کافر شاعرہ عصماء بنت مروان تھی کے خلاف کاروائی تھی۔ اس کے علاوہ ایک گوریلا کاروائی میں ابو عفک جو ایک گستاخ یہودی شاعر تھا کے خلاف کی گئی۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا کعب بن اشرف یہودی شاعر اور سردار کا قتل تو تاریخ کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ سریہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ میں بھی ایک یہودی سردار اور شاعر ابورافع بن سلام کے خلاف گوریلا کاروائی کی گئی۔ اس حوالہ سے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی قریش مکہ اور دیگر گوریلا کاروائیاں بھی تاریخ اسلامی کے معروف واقعات میں سے ہیں۔

- **3.21۔ پراکسی وار کے خلاف جہاد:**

پراکسی وار سے مراد ہے کہ اصل دشمن کہیں چھپا ہوا ہے جبکہ سامنے جنگ کرنے والی فوج کوئی اور ہو۔ یہودی بہت پہلے سے پراکسی وار کے ماہر ہیں۔ سرد جنگ میں اصل دشمن امریکہ اور روس تھے جبکہ بظاہر کرائے کے سپاہی لڑتے نظر آرہے تھے۔ یہودیوں نے ریاست مدینہ کو غیر مستحکم کرنے کے لئے پراکسی وار کی ٹیکنیکس استعمال کیں۔ وہ کبھی مہاجرین وانصار اور کبھی اوس وخزرج کے مابین قبائلی عصبیت کو ہوا دینے کی کوشش کرتے تو کبھی بنو غطفان اور بنو سلیم کے دہشت گردوں کو مال واسباب مہیا کرتے کہ وہ مدینہ میں لوٹ مار کا بازار گرم رکھیں۔ یہود نے قریش مکہ کو بھی مدینہ پر حملہ کرنے کے حوالہ سے اکسایا اور انہیں اپنی مدد کا یقین دلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کی اس پراکسی وار کا نہایت حکمت عملی اور کامیابی سے مقابلہ کیا۔

- **3.22۔ دوہری جنگ یا ففتھ جنریشن وار:**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

دوہری جنگ کو عہد حاضر میں ہائی برڈوار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس سے مراد جنگ میں مختلف طریقے استعمال کرنا ہے جیسے ایک جانب تو آمنے سامنے کی جنگ ہو رہی ہو اور دوسری جانب کوئی اور حربہ جیسے گوریلا کاروائی، سیاسی ونفسیاتی وار وغیرہ بھی کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دوہری جنگ میں اپنی خوب مہارت دکھائی اور دشمن کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا۔ آپ نے ایک جانب میدان جنگ میں اپنی سپہ سالاری کے جوہر دکھائے اور دوسری جانب دشمن کی سائیکالوجیکل و پولیٹیکل وار کا بھی نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا،اس کے ساتھ ساتھ دشمن کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے اسے شکست سے دوچار کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملیوں پر آج تک انسانیت حیران ہے۔

- **3.23۔غزوات وسرایا میں مسلمانوں کا شعار(Pass word):**

محمد بن عمر الواقدی ایک نہایت معروف تاریخ دان گزرے ہیں۔ آپ نے بطور خاص یہ تحقیق پیش کی کہ ایسے وقت میں جب جنگوں کے دوران بالخصوص رات کے اوقات میں دوست اور دشمن کی تمیز مشکل ہو جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنی فوج کے لیے ایک خاص لفظ مقرر فرماتے تھے جسے اس وقت یا جنگ کا شعار کہا جاتا تھا۔ موجودہ دور میں اسے پاس ورڈ کہا جاتا ہے۔ مختلف جنگوں کے مختلف پاس ورڈز تھے مثال کے طور پر یا محمد، اللہ اکبر، منصور، امت وغیرہ۔ واقدی کے علاوہ دیگر سیرت نگاروں نے بھی اس حوالہ سے آگاہ کیا ہے۔[17]

- **3.24۔دہشت گردی کے خلاف جنگ:**

دور رسالت میں نوزائیدہ مملکت اسلامیہ کو دہشت گردی کا بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ تاریخ میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ یہودیوں نے دہشت گردوں کو مال و اسباب بھی دیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف لوٹ مار اور دہشت گردی جاری رکھیں۔ مختلف سازشیں اور دہشت گردوں کو مال واسباب مہیا کر کے آمادہ کیا ہوا تھا کہ وہ مدینہ پر حملہ اور لوٹ مار کریں۔ان دہشت گردوں میں سے ایک قبیلہ بنو غطفان بھی تھا۔ یہ نہایت خطرناک دہشت گرد اور ڈاکو تھے۔ان کا سردار عیینہ بن حصن نہ صرف یہودیوں بلکہ قریش کا بھی تعلق دار تھا۔ان کے علاوہ بنو سلیم کے دہشت گردوں کی جانب سے بھی مدینہ کو خطرہ رہتا تھا۔ لیکن آخر کار آہستہ آہستہ قبول اسلام کی وجہ سے ان لوگوں نے دہشت گردی ورہزنی کو چھوڑ دیا۔

- **3.25۔دوران جنگ خفیہ مراسلات اور ترجمانی:**

آپ ﷺ نے خفیہ مراسلات کے حوالہ سے بھی خصوصی اہتمام فرمایا۔ آپ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریانی اور عبرانی زبانیں سیکھنے کا حکم دیا تاکہ ان زبانوں میں ملنے والے خطوط کو مسلمان خود سے پڑھ سکیں اور اس حوالہ سے یہودیوں کے محتاج نہ ہوں۔ آپ ﷺ کے حکم پر انہوں نے صرف 17 روز میں سریانی و عبرانی زبانیں سیکھ لیں۔ حضرت زید بن ثابت نے آزاد شدہ غلاموں سے فارسی، رومی اور حبشہ کی زبان بھی سیکھیں اور ان تمام زبانوں میں وہ آپ ﷺ کے ترجمان رہے۔[18]

- **3.26۔انسانی نفسیات کو سمجھنے اور صلاحیتوں کے مطابق احکامات:**

رسول اللہ ﷺ ایک ماہر نفسیات بھی تھے۔ آپ ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیتے۔ گوریلا کاروائیوں اور مختلف سرایا کے علاوہ آپ نے مختلف علاقوں میں سفیر بھیجنے کے لئے بھی ایسے صحابہ کو چنا، جو ان امور کے لئے نہایت موزوں تھے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ انسانی نفسیات سے کماحقہ واقف تھے۔

- **3.27۔بغیر ظلم و تشدد ہی دشمن پر رعب طاری کر دینا:**

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا رعب عطا فرمایا تھا کہ عتبہ، امیہ اور دیگر بڑے بڑے سردار بھی آپ کے رعب سے مرعوب ہو جاتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"سَالقی فِی قُلُوبِ الَّذِینَ کَفَرُو الرُّعبِ۔[19]"

"میں کافروں کے دلوں میں رعب طاری کردوں گا۔"

"عَنْ جَابِر بن عَبدُاللہ قَالَ، قَالَ رسولَ اللہِ ﷺ،نُصِرتُ بِالرُّعبِ فَیُرعَبُ مِنَ الْعُدُو عَنْ مَسیرَۃَ شَھْرٍ۔[20]"

"ایک ماہ کے فاصلہ سے ہی طاری ہونے والے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔"

- **3.28۔دورانِ جنگ حقوق انسانی:**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں انسانی حقوق کسی بھی صورت معطل نہیں ہوتے۔ جنگ کے دوران بھی انسانوں کو بنیادی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جنگ میں صرف اسلحہ بردار دشمن سے لڑنے کا حکم دیا ہے جو مقابلے میں آئے جبکہ عام شہریوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور عبادت میں مصروف افراد کو نقصان پہنچانے کا قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

موجودہ دور میں یہ قوانین International Humanitarian Law کہلاتے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ آپ نے دیگر مخلوقات کو بھی جنگ میں محفوظ رکھنے کا حکم فرمایا! یہاں تک کہ درختوں کو بھی کاٹنے سے منع فرمایا۔ قرآن کریم میں ہے!

" وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۔[21]

"اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں، مگر اس میں کوئی زیادتی مت کرو، اس لئے کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

"عَنْ حَنظَلَةَ الكَاتِب قَالَ، قَالَ رَسُولَ اللهﷺ، اِنْطلِقْ اِلَى خَالِدِبْنِ الوَلِيد، فَقُل لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَامُرُکَ، يُقُولُ: لا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً، وَلا عَسِيفاً۔[22]"

"حضرت حنظلہ الکاتبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک غزوہ کے دوران ایک شخص کو حضرت خالد بن ولید کے پاس بھیجا اور) فرمایا! خالد بن ولیدؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ عورتوں، بچوں، مزدوروں اور خادموں کو ہر گز قتل نہ کرنا۔"

"حَدّثنی اَنسُ بِنْ مَالِکْ، اَنَّ رَسولَ اللهِﷺ قال: انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللهِ وَعلَى مِلَّةِ رَسُولَ اللهِ ﷺ ،وَلاَ تَقتُلُو شَيْخاً فَانِياً وَلَا طِفْلاً صَغِيراً وَلَا امْرَاةً وَلاتَغلُّوا وَضُمُّوا غناءِكُمْ وَاَصلِحُوا وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحسِنِينَ۔[23]"

"حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ (مجاہدین کو رخصت کرتے وقت) فرمایا: تم لوگ اللہ کے نام سے، اللہ کی تائید اور توفیق کے ساتھ، اللہ کے رسول ﷺ کے دین پر جاؤ اور بوڑھوں کو نہ مارنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹے لڑکوں کو اور نہ ہی عورتوں کو اور غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غنیمت کے مال کو اکھٹا کر لینا، صلح کرنا اور نیکی کرنا، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر روانہ کرتے وقت امیر لشکر کو جو دس نصیحتیں فرمائیں وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔[24]

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور سیرت طیبہ کے تناظر میں جنگ یا جہاد میں جو امور منع ہیں اور جنگی تناظر میں انسانوں و دیگر مخلوقات کو جو حقوق حاصل ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ نیوکلیئر ہتھیاروں، کیمیائی ہتھیاروں اور حیاتیاتی جنگ کے نتیجہ میں بہت بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانا ممنوع ہے۔ 2۔ عورتوں، بچوں، بزرگوں و بے گناہ افراد کو نشانہ بنانا بھی ممنوع ہے۔ 3۔ دوران جنگ یا عام حالات میں بھی جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا ممنوع ہے البتہ جنگی چالوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ 4۔ کھیت، باغات اور جنگلات کو تباہ کرنا منع ہے۔ 5۔ پرندوں اور جانوروں کو نقصان پہنچانا بھی منع ہے۔ 6۔ جنگی قیدیوں پر سختی کرنا، مار پیٹ کرنا اور برا سلوک کرنا بھی منع ہے۔ 7۔ قیام امن اور مظلوم کی مدد کے علاوہ کسی دوسرے ذاتی مقصد کے لئے جنگ کرنا یا ملک و قوم کو جنگ میں جھونکنا منع ہے۔ 8۔ جنگ میں پہل کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ 9۔ بلاضرورت درختوں کو کاٹنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ 10۔ بلاضرورت جانوروں کو ذبح کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ 11۔ بلاضرورت عمارتوں کو تباہ کرنا بھی ممنوع ہے۔ 12۔ عبادت گاہیں خواہ کسی بھی مذہب کی ہوں ان کی بے حرمتی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ 13۔ ایسے لوگ جو عبادت میں مصروف ہوں یا کسی بھی مذہب کی عبادت گاہوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہوں ان کی آزادی میں رکاوٹ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ 14۔ جو لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہیں یا مزدوری کرتے ہیں، ان کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا بھی ممنوع ہے۔ 15۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر سختی کرنا بھی ممنوع ہے۔

- **3.29۔ بطور امیر لشکر حکمت عملی اور ذاتی صلاحیتوں سے اقدامات:**

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بہترین قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جنگوں اور مشکل حالات میں ہم میں سب سے زیادہ حوصلہ مند، دلیر اور جرات مند آپ ﷺ تھے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جنگی کاروائیوں اور دوبدو جنگ میں ایک سپہ سالار کی ذاتی صلاحیتیں اور قائدانہ کردار فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔

- **3.29.1۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی شجاعت کے تحت اقدامات:**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

رسول اللہ ﷺ بے حد شجاع تھے۔ آپ نے جنگوں میں ہمیشہ شجاعت کا مظاہرہ فرمایا۔ حنین میں جب دشمن افواج نے غیر متوقع تیر اندازی کی اور مسلمانوں میں بھگدڑ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی شجاعت وبہادری کا یہ عالم تھا کہ آپ دوبارہ سے لشکر کو منظم کررہے تھے۔ اس موقع پر آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے!

"اَنَا النَّبِیُ لاَ کَذِبٌ اَنَا اِبْنَ عَبْدُالْمُطَّلِبٌ"

غزوہ بدر، احد اور احزاب میں دشمن کی بڑی بڑی فوجوں کے سامنے آپ ﷺ کا ثابت قدم رہنا بھی آپ کا اعجاز ہے۔

3.29.2۔ رسول اللہ ﷺ کی بے داغ شخصیت:

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت ایسی تھی کہ دشمن بھی آپ کے سیرت و کردار کی تعریف کرتے تھے۔ تاریخ کی کتب میں ہر قل اور ابوسفیان جو اس وقت دشمن فوج کا سپہ سالار تھا کا مکالمہ لکھا ہوا ہے، جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی۔

3.29.3۔ رسول اللہ ﷺ کے مزاج کا استقلال:

آپ ﷺ کی طبیعت میں قدرتی طمانیت تھی۔ آپ ﷺ کبھی جلد بازی نہ کرتے، پورے اطمینان اور سکون سے اپنا کام سرانجام دیتے۔ جنگ اور امن دونوں حالات میں آپ کی طبیعت میں پوری طرح اطمینان اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہوتا۔ غزوہ احد، غزوہ احزاب اور غزوہ حنین میں آپ نے نہایت جرات وبہادری اور بہترین قائدانہ کردار ادا کیا۔

- ### 3.29.4۔ رسول اللہ ﷺ کی دوراندیشی:

آپ ﷺ آنے والے وقت کی پلاننگ پہلے سے ہی کر لیا کرتے تھے اور نہایت دوراندیش تھے۔ قریباً تمام غزوات اور سرایا میں آپ کی دوراندیشی اور ذاتی صلاحیتوں کی مثالیں ملتی ہیں۔ صلح حدیبیہ میں جب صحابہ کرام صلح کی شرائط کی وجہ سے غمگیں تھے، آپ ﷺ نے اسے مسلمانوں کی فتح قرار دیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اسے فتح مبین بتایا اور بعدازاں ثابت ہوا کہ صلح حدیبیہ واقعتاً فتح مبین تھی۔

- **خلاصہ مباحث:**

رسول اللہ ﷺ نے کسی بڑی فوج، خون ریزی اور قتل و غارت کے بغیر ہی کے تیس لاکھ مربع کلو میٹر کے علاقہ خلافت الٰہیہ قائم کی۔ دنیا میں قیام امن اور ایک جاہل قوم کو تاریخ کی تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ قوم بنادینے کے حوالہ سے آپ ﷺ نے جو بہت سے طریقے اپنائے، زیر نظر آرٹیکل میں عملی جہاد و قتال کے ان بہت سے طریقوں میں سے 29 طریقوں کو آسان الفاظ میں بیان کرنے کی کاوش کی گئی ہے۔ سرایا کے بیشتر واقعات دراصل خبر رسانی، گوریلا کاروائیوں اور جاسوسی کی مہمات تھیں۔ زیر نظر مقالہ میں ان واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آپ ﷺ نے تبلیغ کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست کے استحکام کے لئے ایسے اقدامات فرمائے کہ بڑی جنگ و جدل اور قتل و غارت کے بغیر ہی آپ نے 30 لاکھ مربع کلو میٹر کے علاقہ میں امن وامان قائم کیا اور اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس سارے عمل کے دوران صرف 250 شہادتیں ہوئیں جو تاریخ میں ایک مثال ہے کیونکہ اسی زمانہ میں ایران اور روم کی صرف چند روزہ جنگ میں ایک لاکھ سے زائد افراد قتل ہوئے تھے۔ اس بات کی شدت سے ضرورت ہے کہ قیام امن کی ان کاروائیوں کی تشہیر ہو۔

- **نتائج:**

زیر نظر مضمون میں رسول اللہ ﷺ کی، دہشت گردی، تشدد اور فساد فی الارض کے خلاف عملی جدوجہد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس سے یہ علم ہوتا ہے کہ عہد حاضر میں ہم جنگوں کے جن طریقہ کار کو عہد حاضر کے طریقہ کار سمجھتے ہیں، رسول اللہ ان سے نہ صرف بخوبی واقف تھے بلکہ آپ نے کم سے کم جنگی نقصان اور زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے نہایت کامیابی سے انہیں استعمال کیا۔ ان حربی طریقوں میں سے 29 کا ذکر زیر نظر آرٹیکل میں کیا گیا ہے۔ کسی بڑی جنگ و جدل اور قتل و غارت کے بغیر ہی آپ نے 30 لاکھ مربع کلو میٹر کے علاقہ میں امن وامان قائم کیا اور اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس سارے عمل کے دوران صرف 250 شہادتیں ہوئیں جو تاریخ میں ایک مثال ہے کیونکہ اسی زمانہ میں ایران اور روم کی صرف چند روزہ جنگوں میں لاکھوں افراد قتل ہو جاتے تھے۔

سفارشات:

- رسول اللہ ﷺ نے بغیر خون ریزی کے تیس لاکھ مربع کلو میٹر کے علاقہ میں امن وامان اور خلافت الہیہ قائم کی۔ اور ایک انتہائی غیر تہذیب یافتہ قوم کی تعلیم و تربیت کر کے پوری دنیا کا رہنما بنادیا جنہوں نے تین براعظموں میں بنیادی انسانی حقوق کا نفاذ کیا۔ اس حوالہ سے تحقیق اور تشہیر کی ضرورت ہے۔

- وفاقی اور صوبائی وزارت تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ دورِ رسالت ﷺ میں قتل و غارت کے بغیر حاصل کی گئی کامیابیوں کو کورس کا حصہ بنایا جائے۔ اس حوالہ سے سنجیدگی سے کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔
- مملکت خداداد پاکستان کی وزارت خارجہ کو یہ ذمہ داری دینی چاہیئے کہ وہ ملک کے سفارت کاروں کو رسول اللہ ﷺ کی جدوجہد سے آگاہ کریں اور ان کو اس حوالہ سے کورسز کرائے جائیں تاکہ دنیا بھر میں یہ تعلیمات عام ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح خونریزی کے بغیر امن و امان قائم کیا۔
- اسلامی اکثریتی ممالک کے علاوہ دنیا کے ایسے ممالک جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، وہاں کے علمائے کرام اور مبلغین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اس حکمت عملی کو بیان کریں؛ جس کے تحت آپ نے کسی بڑی جنگ کے بغیر ہی دنیا کے ایک بڑے خطے میں امن و امان قائم کیا۔

---

1. النساء 4:75۔
2. الترمذی، محمد بن سورہ، جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب الصلوٰۃ، ح 2616۔
3. قاضی سلیمان منصور پوری، رحمت اللعالمین، نفیس اکیڈمی کراچی، 2009، ج 2، ص 265۔
4. شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی، الفیصل ناشران لاہور، 1991، ج 1، ص 349۔
5. الانفال 8:60۔
6. ڈاکٹر محمد احمد غازی، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران لاہور، 1991، ص 253۔
7. ڈاکٹر محمد اشرف شاہین و لیفٹیننٹ کرنل محمد گل نواز، رسول اللہ ﷺ کی جنگی حکمت عملی، مشمولہ مجلہ رمضان 1425ھ، جلد 12۔
8. ڈاکٹر حمید اللہ رسول اللہ ﷺ کی حکمرانی و جانشینی، بیکن ہاؤس لاہور، 2006، ص 78۔
9. ڈاکٹر محمد اشرف شاہین و لیفٹیننٹ کرنل محمد گل نواز، مشمولہ مجلہ رمضان۔
10. البخاری، محمد بن اسماعیل، جامع الصحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب یوم احد، ح 3811۔
11. ڈاکٹر محمد حمید اللہ، پیغمبر اسلام، بیکن ہاؤس لاہور، 2005، ص 185 تا 187۔
12. ایضاً۔
13. ایضاً۔
14. البخاری، جامع الصحیح البخاری، کتاب الطب، باب ھَل یُداوِی الرَّجل۔۔۔ الخ، ح 5679۔
15. ڈاکٹر حمید اللہ، پیغمبر اسلام، ص 185 تا 187۔
16. ایضاً۔
17. ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت، ص 271۔
18. ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، مقالات سیرت نبوی ﷺ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، 2005، ج 2، ص 686۔
19. الانفال 8:12۔
20. البخاری، الجامع الصحیح البخاری، کتاب تیمم، باب اذالم یجد ماء۔۔۔ الخ، ح 335۔
21. البقرہ 2:190۔
22. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب لا تقتلن۔۔۔ الخ، ح 2614۔
23. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب لا تقتلن۔۔۔ الخ، ح 2842۔
24. تاریخ طبری بحوالہ https://shamilaurdu.com/book/lashkar-e-usama-ra-ki-rawaangi/108